السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص جوکہ شراب کاخوب رسیاہے، حالتِ غضب میں اپنی بیوی سے کہتاہے، تمہیں تین طلاق ہواور باربار یہی الفاظ دہراتاہے۔ دوسرے دن اس کے ایک بیٹے نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہوکہ تم نے کیا کہا تھا؟ کیاواقعی تمہاراارادہ طلاق کا تھا؟ تووہ جواب دیتا ہے: ہاں!اسے تین طلاقیں ہوں۔ دودن کے بعد پھر یہی سوال کیا گیا اوراس نے یہی جواب دیا۔ اب کیا اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی اور کس قسم کی طلاق واقع ہوئی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آدمی کا کثرت سے شراب پینا اس مسئلہ میں کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ اس نے نشہ کی حالت میں طلاق نہیں دی۔ اب رہا اس نے غیض وغضب کی حالت میں طلاق دی توجمہور فقہاء کے نزدیک غصہ میں دی گئی طلاق واقع ہوجاتی ہے،الایہ کہ بقول احناف آدمی مدہوشی کے عالم میں ہو۔ مدہوش سے مراد ایسی حالت ہے کہ جس میں انسان کے اقوال اورافعال میں خلل واقع ہوجائے یاوہ بقول دیگر فقہاء درجہ اغلاق تک پہنچ جائے۔ درجہ اغلاق سے مراد انتہائی غصہ اور غضب کی حالت ہے کہ جس میں انسان کوکچھ پتہ نہ ہوکہ وہ کیا کہہ رہا ہے اوراس کی بات کا کیا مطب ہے؟ لیکن سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شخص نے دوسرے اورتیسرے دن پوچھے جانے پر طلاق دینے کے بارے میں مزید تاکیدی الفاظ کہے اور یہ بھی بتادیا کہ اس کی نیت طلاق دینے کی تھی۔ اس صورت میں سب کے نزدیک طلاق واقع ہوجائے گی۔

چاروں فقہی مذاہب کے نزدیک یہ طلاق بائنہ مغلظہ شمار ہوگی کیونکہ ان کے نزدیک ایک ہی دفعہ دی گئی تین طلاقیں ہی شمار ہوتی ہیں۔ گویا یہ طلاق ایسی ہے کہ اس کے بعد شوہر نہ رجوع کرسکتا ہے اورنہ دوبارہ اس عورت سے شادی ہی کرسکتا ہے۔ مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے نزدیک صرف ایک طلاق واقع ہوگی اوراسی رائے کوکئی اسلامی ملکوں نے بھی اپنایا ہے۔ ان کے نزدیک طلاق بائن مغلظہ اسی وقت ہوگی جبکہ اس طلاق سے پہلے بھی دوطلاقیں واقع ہوچکی ہوں۔ ہماری رائے میں ابن تیمیہ کی اس رائے کولیا جاسکتا ہے، خاص طورپر جبکہ سائل نے اس بات کی بھی وضاحت نہیں کی کہ اس کی شادی شرعی طورپر ہوئی تھی یا صرف ملکی قانون (سول لاء) کے مطابق ہوئی تھی، اس لیے ہم نے فقہاء کے اقوال کی روشنی میں مختصر جواب دے دیا ہے۔ ہم سائل کومشورہ دیتے ہیں کہ وہ کسی مقامی عالم سے بھی رجوع کریں تاکہ اس مسئلہ سے متعلق تمام حالات علم میں آجائیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

نکاح وطلاق کے مسائل، صفحہ:388

محدث فتویٰ